۷۸۶

یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ

خداوند یکتا و بے ہمتا را ہزار ہزار سپاس

کہ مسدس

جواہر انفاس

از تصنیف لطیف حضرت حکیم محمد عاشق حسین صاحب متخلص بہ

آغائی ابوالعلائی

رحیم پریس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تجلائے اسرارِ وحدت ہے دم
ضیائے شبستانِ قدرت ہے دم

تماشائے بازارِ کثرت ہے دم
ہوائے گلستانِ رحمت ہے دم

ازل سے خدا کی امانت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

یہ دم ہے جسے روح کہتے ہیں سب
وہ دم آئینہ وحدت کا ہے بوالعجب

خطاب اس کا قرآں میں ہے امرِ رب
یہ دم ہے قیامِ بدن کا سبب

کوئی معجزہ یا کرامت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

یہی سانس ہے اور یہی جان ہے
بدن کا ہمیشہ نگہبان ہے

یہی جملہ اعضا کا سلطان ہے
یہہ دم ہے کہ اللہ کی شان ہے

رگ و پے میں بہر حفاظت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

مکان بدن کا یہ دم ہے مکین
یہہ دم نور ہی نور ہے بالیقین

رگ و پے میں ہے خاص لشکر گزین
کسی نے کبھی اس کو دیکھا نہیں

نہ ہیکل نہ صورت نہ مورت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

یہہ دم ہے کوئی چلتی پھرتی ہوا
حصار بدن میں مقید سدا

ہوا وہ جو آدم کی حاجت روا
دم اک امر ہے اس کو سمجھو ذرا

خدا کے یہہ تحت حکومت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

اسی دم سے اضداد ہیں ایک جا
نہ ہو دم تو پھر تفرقہ ہے بڑا

یہی آتش و خاک و آب و ہوا
جدا ایک سے ایک ہے برملا

عناصر کی ساری عمارت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

عجب دم کی ہے آمد و شد کی راہ
یہ ذاکر ہے فاکر ہے بے اشتباہ

ملی حضرت قلب کی بارگاہ
جو میں نے لکھا اس کا دل ہے گواہ

اے اہلِ دل خاص نعمت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

کہیں ہا کہیں ہی کہیں ہُو بنا
کبھی ذکر سے دم نہ خالی رہا

یہ ذی روح کی سانس کی ہے صدا
سمجھنے کی ہے بات سمجھو ذرا

ہمیشہ خدا کی عبادت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

کیا اس کا اہلِ صفا نے شمار
اگر دم ہے لو کام لیل و نہار

کہ گھنٹے میں ہے آمد و شد ہزار
ہر اک دم میں ہو جلوۂ کردگار

تجلی گہِ ربِ عزت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

مسیحا کا دم ہے یہ دم دیکھیے
اسی دم میں نورِ قدم دیکھیے

خدائی میں ہے محترم دیکھیے
عجب دم ہے یہ دمبدم دیکھیے

بہا با منزلت با فضیلت ہی دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

ہر اک سانس رکھتی ہی قیمت گراں
جو ہو پاس انفاس کا ہر زماں

مقابل میں لعل و گہر ہے کہاں
ملے منزلِ مدعا کا نشاں

یہی کاسدِ ہر مسافت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

جہان کا تماشا اسی دم میں ہے
خدائی کا جلوہ اسی دم میں ہے

دو عالم کا نقشا اسی دم میں ہے
خدا کا تجلا اسی دم میں ہے

ضیائے رموز حقیقت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

یہی جلوہ آرا ہے آدم میں دم
یہی ہے سمایا ہوا ہم میں دم

یہی کار فرما ہے عالم میں دم
سلامت ہیں جبتک رہا دم میں دم

یہ فیض مقدس کی دولت ہی دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

کبھی دم کو دیکھا نہیں ناتوان
نہیں اسمیں درماندگی کا نشان

ہوئے پیر اعضا یہ دم ہے جوان
یہ تھکتا نہیں ہے تھکے گی زبان

یہ ہر ذکر حادی نہایت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

یہ دم کام کا ہے نہ ہو رائیگان
یہ دم لائقِ قدر ہے بے گمان

اسی دم میں ہر دم ہے سو خوبیان
یہ دم نفسِ رحمان ہے جاودان

عطائے خداوندِ نعمت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

سُنورتا ہے ہر پیر کامل سے دم
تونگر ہے کیا نقدِ حاصل سے دم

بنے مولوی سے نہ عاقل سے دم
فسانہ سناتا ہے ہر دل سے دم

کتابِ رموزِ محبت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

یہ دم من عرف نفسہٗ ہے ضرور
یہ دم عینِ ہستی کہ ہستی کا نور

یہ دم اسکو کہتے ہیں نورِ ظہور
نہ سمجھو تو اپنی سمجھ کا قصور

یہ علمِ الٰہی کی دولت ہے دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

اسی دم سے ملتی ہے دل کو حیات
اسی دم سے ہے جلوۂ شش جہات

اسی دم میں ہے نور ذات و صفات
جو کچھ ہے اسی دم کی ہے کائنات

بہار گلستان راحت ہی دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

خرابی میں گذرے اونہتر برس [۶۹]
نہ رہجاؤ ہاتف اسیر ہوس

کٹی عمر بیہودہ کاری میں بس
رہو ذکر میں فکر میں ہر نفس

نہ غفلت ہو جبتک سلامت ہی دم
غنیمت سمجھنا غنیمت ہے دم

قطعہ تاریخ طبعزاد محمد خواجہ شفیع حسن عارف خلف حضرت مصنف مد ظلہ

کیا دم کا تذکرہ ہی سدس کو دیکھکے
عارف کی ایک خوب ہے تاریخ قیمتی

رکھا ہی اپنے پیش نظر صاحب خبر
بیکار تو جواہر انفاس کو نکر

۴۳ ۱۳ھ